جاوید احمد غامدی

روزہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

نماز اور زکوٰۃ کے بعد تیسری اہم عبادت روزہ ہے۔ عربی زبان میں اِس کے لیے 'صوم' کا لفظ آتا ہے جس کے معنی کسی چیز سے رک جانے اور اُس کو ترک کر دینے کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں یہ لفظ خاص حدود و قیود کے ساتھ کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے رک جانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اردو زبان میں اِسی کو روزہ کہتے ہیں۔ انسان چونکہ اِس دنیا میں اپنا ایک عملی وجود بھی رکھتا ہے، اِس لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اُس کا جذبۂ عبادت جب اُس کے عملی وجود سے متعلق ہوتا ہے تو پرستش کے ساتھ اطاعت کو بھی شامل ہو جاتا ہے۔ روزہ اِسی اطاعت کا علامتی اظہار ہے۔ اِس میں بندہ اپنے پروردگار کے حکم پر اور اُس کی رضا اور خوشنودی کی طلب میں بعض مباحات کو اپنے لیے حرام قرار دے کر مجسم اطاعت بن جاتا اور اِس طرح گویا زبان حال سے اِس بات کا اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے حکم سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ اگر قانون فطرت کی رو سے جائز کسی شے کو بھی اُس کے لیے ممنوع ٹھیرا دیتا ہے تو بندے کی حیثیت سے زیبا یہی ہے کہ وہ بے چون و چرا اِس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔

اللہ کی عظمت و جلالت اور اُس کی بزرگی اور کبریائی کے احساس و اعتراف کی یہ حالت، اگر غور کیجیے تو اُس کی شکر گزاری کا حقیقی اظہار بھی ہے۔ چنانچہ قرآن نے اِسی بنا پر روزے کو خدا کی تکبیر اور شکر گزاری قرار دیا اور فرمایا ہے کہ اِس مقصد کے لیے رمضان کا مہینا اِس لیے خاص کیا گیا ہے کہ قرآن کی صورت میں اللہ نے جو ہدایت اِس مہینے میں تمھیں عطا فرمائی ہے اور جس میں عقل کی رہنمائی اور حق و باطل میں فرق و امتیاز کے لیے واضح اور قطعی حجتیں ہیں،

اُس پر اللہ کی بڑائی کرو اور اُس کے شکر گزار بنو۔

اِس کا منتہاے کمال یہ ہے کہ آدمی روزے کی حالت میں اپنے اوپر مزید کچھ پابندیاں عائد کر کے اور دوسروں سے الگ تھلگ ہو کر چند دنوں کے لیے مسجد میں بیٹھ جائے اور زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کرے۔ اصطلاح میں اِسے اعتکاف کہا جاتا ہے۔ یہ اگرچہ رمضان کے روزوں کی طرح لازم تو نہیں کیا گیا، لیکن تزکیۂ نفس کے نقطۂ نظر سے اِس کی بڑی اہمیت ہے۔ روزہ و نماز اور تلاوت قرآن کے امتزاج سے جو خاص کیفیت اِس سے پیدا ہوتی اور نفس پر تجرد و انقطاع اور تبتل الی اللہ کی جو حالت طاری ہو جاتی ہے، اُس سے روزے کا اصلی مقصود درجۂ کمال پر حاصل ہوتا ہے۔

روزے کی تاریخ

نماز کی طرح روزے کی تاریخ بھی نہایت قدیم ہے۔ قرآن نے بتایا ہے کہ روزہ مسلمانوں پر اُسی طرح فرض کیا گیا، جس طرح وہ پہلی قوموں پر فرض کیا گیا تھا۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ تربیت نفس کی ایک اہم عبادت کے طور پر اِس کا تصور تمام مذاہب میں رہا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

روزے کا مقصد

اِس کا مقصد قرآن نے یہ بیان کیا ہے کہ لوگ خدا کا تقویٰ اختیار کر لیں۔ قرآن کی اصطلاح میں تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے شب و روز کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود کے اندر رکھ کر زندگی بسر کرے اور اپنے دل کی گہرائیوں میں اِس بات سے ڈرتا رہے کہ اُس نے اگر کبھی اِن حدود کو توڑا تو اِس کی پاداش سے اللہ کے سوا کوئی اُس کو بچانے والا نہیں ہو سکتا۔

روزے کا قانون

اِس کا قانون درج ذیل ہے:

روزے کی نیت سے اور محض اللہ کی خوشنودی کے لیے کھانے پینے اور بیویوں کے ساتھ تعلق سے اجتناب ہی روزہ ہے۔

یہ پابندی فجر سے لے کر رات کے شروع ہونے تک ہے، لہٰذا روزے کی راتوں میں کھانا پینا اور بیویوں کے

پاس جانا بالکل جائز ہے۔

روزوں کے لیے رمضان کا مہینا خاص کیا گیا ہے، اِس لیے جو شخص اِس مہینے میں موجود ہو، اُس پر فرض ہے کہ اِس پورے مہینے کے روزے رکھے۔

بیماری یا سفر کی وجہ سے یا کسی اور مجبوری کے باعث آدمی اگر رمضان کے روزے پورے نہ کر سکے تو لازم ہے کہ دوسرے دنوں میں رکھ کر اُس کی تلافی کرے اور یہ تعداد پوری کر دے۔

حیض و نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ تاہم اِس طرح چھوڑے ہوئے روزے بھی بعد میں لازماً پورے کیے جائیں گے۔

روزے کا منتہاے کمال اعتکاف ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی شخص کو اِس کی توفیق دے تو اُسے چاہیے کہ روزوں کے مہینے میں جتنے دنوں کے لیے ممکن ہو، دنیا سے الگ ہو کر اللہ کی عبادت کے لیے مسجد میں گوشہ نشین ہو جائے اور بغیر کسی ناگزیر انسانی ضرورت کے مسجد سے باہر نہ نکلے۔

آدمی اعتکاف کے لیے بیٹھا ہو تو روزے کی راتوں میں کھانے پینے پر تو کوئی پابندی نہیں ہے، لیکن بیویوں کے پاس جانا اُس کے لیے جائز نہیں رہتا۔ اعتکاف کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اِسے ممنوع قرار دیا ہے۔

(الاسلام ۱۰۳-۱۰۶)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

’’...بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اس مہینے میں کھانے پینے پر جتنا بھی خرچ کیا جائے، خدا کے ہاں اس کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔ اس خیال کے لوگ اگر ـــ خوش قسمتی سے ـــ کچھ خوش حال بھی ہوتے ہیں تو پھر تو فی الواقع ان کے لیے روزوں کا مہینا کام و دہن کی لذتوں سے متمتع ہونے کا موسم بہار ہی بن کے آتا ہے۔ وہ روزے کی پیدا کی ہوئی بھوک اور پیاس کو نفس کشی کے بجائے نفس پروری کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ وہ صبح سے لے کر شام تک طرح طرح کے پکوانوں کے پروگرام بنانے اور ان کے تیار کرانے میں اپنے وقت صرف کرتے ہیں اور افطار سے لے کر سحر تک اپنی زبان اور اپنے پیٹ کی تواضع میں اپنا وقت گزارتے ہیں۔‘‘

(تزکیۂ نفس، مولانا امین احسن اصلاحی ۲۹۱)